رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم پنجشنبہ

جلد ۳۳	۱۵ ماہ نبوت ۱۳۲۴ھش	۹ ذوالحجہ ۱۳۶۴ھ	۱۵ نومبر ۱۹۴۵ء	نمبر ۲۶۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ ماہ نبوت ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے ۔ کہ حضور کی طبیعت آج بھی ویسی ہی ہے ۔ گھٹنے میں درد اسی طرح ہے ۔ درجہ حرارت اس وقت ۵ء۹۹ ہے احباب حضور کی کامل صحت کے لئے خاص طور پر دعائیں جاری رکھیں ؛

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج بھی زیادہ ناساز ہے ۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں ۔

حضرت سیدہ اُمِ ناصر احمد صاحبہ حرم اول سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت بھی آنکھوں میں درد کی وجہ سے ناساز ہے ۔ لیکن نسبتاً کم تکلیف ہے کامل صحت کے لئے دعا کی جائے ۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے بعض مبلغین جو جلسہ ہائے سیرت النبیؐ میں شمولیت کے لئے مختلف بیرونی جماعتوں میں بھیجے گئے تھے واپس آ گئے ہیں ۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے اہم ارشادات

(۱) نیشنل آرمی کے نوجوانوں سے کیا سلوک کرنا چاہیئے ؟ ۔ (۲) مسلمان اپنا ووٹ کانگرس کو دیں یا مسلم لیگ کو ؟

ایک صاحب نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مندرجہ ذیل دو سوال بھیجے ۔ جن کے جواب حضور نے مفصلہ ذیل ارشاد فرمائے ہیں ؛ خاکسار محمد عبد اللہ اعجاز قائمقام پرائیویٹ سیکرٹری

سوال اوّل ۔ نیشنل آرمی کے نوجوانوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے ؟

جواب ۔ بے شک ان لوگوں نے بہت بُرا کام کیا ۔ اگر ان کو سزا دی جائے ۔ تو گورنمنٹ اپنے حق کو پورا کرے گی ۔ مگر اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ اکثر ان میں سے ایسے تھے ۔ جو مار پیٹ کے نتیجہ میں ان میں شامل ہوئے ۔ اور بعض ایسے تھے جو گو مار پیٹ کی وجہ سے تو نہ شامل ہوئے تھے ۔ لیکن ایسے حالات سے گزرے ۔ کہ ان کے لئے آزادانہ فیصلہ ناممکن تھا ۔ پس اصل قصور جاپانیوں کا ہے ۔ جنہوں نے بین الاقوامی قانون کے خلاف کام کیا ۔ پس ہمارے نزدیک تو اصل سزا جاپانیوں کو ملنی چاہیئے ۔ اور ان نیشنل آرمی والوں میں سے صرف ایسے لوگوں کو جن کے متعلق یقین ہو جائے ۔ کہ I.N.A. کے کام سے سچی دلچسپی رکھتے تھے برطرف کر دیا جائے ۔ تاکہ آئندہ غداری کا امکان نہ رہے ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ان لوگوں کے مستقبل کی تباہی بجائے خود ان کے لئے کافی سزا ہوگی ۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ان میں سے ایک حصہ کو کانگرس پراپیگنڈا کے لئے ملازم رکھ لے گی ۔ مگر ان لوگوں کے سامنے گورنمنٹ کے ملازموں کو جواب دینے کا اعلیٰ موقعہ ہوگا ۔ کہ آپ لوگوں کا زندہ رہنا اور اس سٹیج پر تقریر کرنا اس بات کا بیّن ثبوت ہے ۔ کہ برطانوی گورنمنٹ ایسی بُری نہیں جس شکل میں اسے آپ پیش کر رہے ہیں ۔

سوال نمبر ۲ :۔ مسلمان اپنا ووٹ کانگرس کو دیں یا مسلم لیگ کو ؟

جواب :۔ ہم کانگرس کے متعلق تو یقین رکھتے ہیں ۔ کہ اگر اسکی حکومت قائم ہوئی ۔ تو وہ تبدیل مذہب کے متعلق ہرگز آزادی نہیں دے گی ۔ کیونکہ اس بارہ میں اس سے ہم نے جتنی دفعہ سوال کیا ہے ۔ اس نے صاف جواب نہیں دیا ۔ بلکہ بہانے بناتی رہی ہے ۔ مسلم لیگ کے متعلق ہماری یہ رائے ہے ۔ کہ گو اس کا پاکستان کا مطالبہ سو فی صدی تو درست نہیں لیکن غیر مسلم جماعتیں مسلمانوں کو اس وقت تک ان کے حقوق نہیں دیں گی جب تک کہ پاکستان کے مطالبہ پر زور نہ دیا جائے ۔ اور مسلمان اپنے حقوق کا آزادانہ طور پر فیصلہ کرنے کے قابل نہ ہو سکیں ۔ مسلمانوں کا سو سالہ تلخ تجربہ اس بات پر شاہد ہے کہ گو ملک کا ایسا تجزیہ ایک نہائت ہی افسوسناک امر ہے ۔ لیکن اس کے سوا چارہ ہی نہیں ۔ کیونکہ غالب قوموں نے مسلمانوں کو اس بات پر مجبور کر دیا ہے ۔ کہ وہ ایسا مطالبہ پیش کریں ۔ ہاں جب مسلمان اس مطالبہ میں کامیاب ہو جائیں گے ۔ تو ہمسایہ قومیں ان سے منصفانہ سمجھوتے کے لئے تیار ہو جائیں گی ۔ اور جس سمجھوتہ پر دونوں قومیں متفق ہوں گی ۔ اس کے راستہ میں نہ پاکستان روک ہوگا ۔ اور نہ اکھنڈ ہندوستان ۔ اصل میں کانگرس اور مسلم لیگ کے دعوؤں میں صرف یہ فرق ہے ۔ کہ کانگرس کہتی ہے ۔ کہ مسلمان پہلے اس حکومت میں شامل ہو جائیں ۔ جس میں ہندو اکثریت ہو ۔ پھر اپنا مطالبہ پیش کریں ۔ اور مسلم لیگ کہتی ہے ۔ کہ پہلے ہمیں آزادی دو ۔ پھر برابر بیٹھ کر سمجھوتہ کرو ۔ صاف ظاہر ہے کہ اکثریت میں شامل ہو کر الگ ہونے کی کوئی صورت ہی نہیں رہتی ۔ اور الگ ہو کر شامل ہونا عقل کے عین مطابق ہے ۔

اپنے اندر اخلاص اور محبت پیدا کرو

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

(۱) "میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ تم اپنے اندر اخلاص اور محبت پیدا کرو اور رات دن سلسلہ کے لئے قربانیاں کر کے اپنے آپ کو ان لوگوں میں شامل کرو۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی"۔

(۲) "آپ کو ان دلیلوں سے تسلی نہیں ہونی چاہیئے۔ جن سے آپ لوگوں کو خاموش کرا سکیں۔ بلکہ ان سے جو قیامت کے دن خدا کے سامنے پیش کر سکیں"۔

(۳) "وہ شخص جو اپنے نفس کے لئے عذر تلاش کرنے میں لگا رہتا ہے۔ ناکام رہتا ہے۔ کامیابی کا منہ وہی دیکھتا ہے۔ جو اپنے نفس کا محاسبہ کرنے میں سختی سے کام لیتا ہے"۔

(۴) "وہ شخص جو اس انتظار میں رہتا ہے۔ کہ کوئی دوسرا مجھے تحریک کرے۔ وہ اپنے ایمان کی فکر کرے۔ مومن کا کام نیک تحریک کرنا ہے۔ نہ کہ کسی دوسرے کی تحریک کا منتظر رہنا"۔

(۵) "گو سال کا زیادہ عرصہ گذر چکا ہے۔ مگر اب بھی لہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہونے کا موقعہ ہے"۔

تراجم قرآن پاک کے وعدوں کا ہندوستان کے لئے گو وقت گذر گیا مگر مہلت لینے والے اور مجبوری سے نہ دے سکنے والے توجہ فرمائیں۔ جن کی مہلت آخر نومبر یا آخر دسمبر تک ہے۔ وہ جلد تر ادا فرمائیں۔

جن کا وعدہ دفتر اول کے گیارہویں سال کا ہے۔ یا دفتر دوم کے سال اول کا ہے۔ جس میں ایک ماہ کی آمد دینے کا اقرار کیا ہوا ہے۔ یا وہ جن کے ذمہ لیگوس مشن کی رقم ابھی تک واجب الادا ہے۔ وہ اب آرام سے اس وقت بیٹھیں جب اپنے وعدے سو فیصدی پورے کر لیں۔ کیونکہ ۳۰ نومبر ۱۹۴۵ء وعدوں کی آخری میعاد ہے۔ (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

مجلس خدام الاحمدیہ کے چوتھے امتحان کے لئے نصاب

خدا کے فضل سے مجلس کے تین امتحان ہو چکے ہیں۔ آخری سہ ماہی کا امتحان ۱۳ صلح ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۳ جنوری ۱۹۴۶ء بروز اتوار ہوگا۔ نصاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب نجم الہدیٰ رکھی گئی ہے۔ اسکی قیمت ۸ آنے ہے تمام خدام جلد از جلد منگوا کر اسکا مطالعہ کریں اور مقررہ تاریخ کو شریک امتحان ہوں۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

آریہ سماج پر ایک بار پھر اتمام حجت

مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان سابق مبلغ بلاد عربیہ کا مضمون بعنوان پیشگوئی دربارہ پنڈت لیکھرام صاحب کے متعلق فیصلہ کن مناظرہ اور حلفیہ بیان۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ کا اعلان۔ آریہ سماج پر ایک بار پھر اتمام حجت۔ جو کہ اخبار الفضل مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۴۵ء میں چھپ چکا ہے۔ اسے ٹریکٹ کی صورت میں چھپوایا گیا ہے۔ قیمت ۸/ فی سینکڑہ ہے۔ جن جماعتوں کو ضرورت ہو۔ دفتر نشرواشاعت صدر انجمن احمدیہ قادیان سے منگوالیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

ولادت

یہ خبر خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائیگی۔ کہ مکرم جناب ڈاکٹر شیخ عبد اللطیف صاحب دہلی کو خدا تعالیٰ نے تیسرا بچہ عطا کیا ہے۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے عبد الجلیل نام تجویز فرمایا۔ مولود حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب رضی اللہ عنہ کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مولود کو لمبی عمر عطا کرے اور دین کا خادم بنائے۔

قرارداد تعزیت

جامعہ احمدیہ میں ملایا کے ایک ہونہار طالب علم محمد زہدی صاحب درجہ ثالثہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ جاپانیوں کے قبضہ اور گزشتہ جنگ کے زمانہ میں ان کے والد ماجد صاحب اور ان کے بھائی صاحب وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عزیز محمد زہدی صاحب نے اس خبر کے ملنے پر مومنانہ صبر کا نمونہ دکھایا جزاہ اللہ خیراً۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جمعہ کے روز مرحومین کا جنازہ غائب پڑھایا۔ اساتذہ و طلبہ جامعہ احمدیہ نے اپنے خاص اجلاس میں اپنے حزیں بھائی سے اظہار ہمدردی کے طور پر قرارداد تعزیت منظور کی۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور محمد زہدی صاحب کو بڑی بڑی ترقیات عطا فرمائے آمین ثم آمین۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

شکریۂ احباب

میری اہلیہ اُم فاروق کی وفات پر جماعت کے احباب کی طرف سے بکثرت تاریں اور خطوط موصول ہوئے ہیں۔ اور ہو رہے ہیں۔ میں انشاء اللہ ارادہ رکھتا ہوں۔ کہ بذریعہ خط بھی ان احباب کا شکریہ ادا کروں۔ مگر اس میں کچھ دیر لگے گی۔ اس لئے بذریعہ اخبار "الفضل" میں اُن تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جو بذات خود اس موقع پر تعزیت کے لئے تشریف لاتے رہے یا جنہوں نے بذریعہ خطوط اور تار ہمارے ساتھ اظہار ہمدردی فرمایا اور دعائیں کیں اور اُن احباب کا بھی جو خط نہیں لکھ سکے۔ مگر انہوں نے بھی اس غم کو اپنا غم سمجھا اور مرحومہ کے لئے اور پسماندگان کے لئے دعا فرمائی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

مرحومہ قریباً اٹھارہ برس میری شریک زندگی رہیں۔ نہایت نیک۔ ملنسار اور ہمدرد خاتون تھیں۔ خدمتِ دین کا خاص شوق اور جذبہ اپنے دل میں رکھتی تھیں۔ باوجود صحت کی کمزوری کے سلسلہ کی خدمت میں عملی طور پر خاص حصہ لیتی تھیں۔ اپنے محلہ کی لجنہ اماء اللہ کی سکرٹری تھیں اور اپنے گھر پر باقاعدہ اجلاس کراتیں اور مرکزی لجنہ کے سب کاموں میں بیش از پیش حصہ لیتیں۔ ۱۹۳۶ء میں مرحومہ نے اپنی صحت کی کمزوری کے مدنظر خود میرے نکاح ثانی کی تحریک کی اور بذات خود میری دوسری اہلیہ کو لینے کے لئے میرے ساتھ حیدر آباد دکن جیسے دور دراز علاقہ کا سفر کیا۔ میری دوسری اہلیہ کو اپنا زیور ڈالا اور پھر تقریباً دس برس تک اس نازک رشتہ کو ایسی عمدگی سے نبھایا کہ ہمیشہ اس کو بہن کی طرح سمجھتی رہیں۔ مرحومہ نے حالتِ عُسر اور یُسر میں اس عاجز کا ساتھ نہایت وفاداری کے ساتھ دیا۔ اور اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے نہایت عمدہ کوشش اور محنت کی۔

مرحومہ کی صحت اکثر کمزور رہتی تھی۔ مگر یہ خیال نہ تھا۔ کہ پیام اَجل اس طرح اچانک آ جائے گا۔ وفات سے دو روز قبل بھی لجنہ کے مرکزی اجلاس میں تلاوت اور نظم پڑھی اپنے مکان پر بھی اجلاس کرایا اور صرف چوبیس گھنٹے اسہال اور ضعفِ قلب کی پرانی تکلیف کے دورہ سے انتقال کیا۔ یہ حادثہ ہم سب کے لئے بہت ہی المناک ہے مگر جو بلانے والا ہے۔ وہی ہم سب کا آسرا اور سہارا ہے۔ اور اُسی کے آگے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ وہ مرحومہ کو اپنی آغوش رحمت میں جگہ دے اور مرحومہ کے معصوم بچوں کا متکفل ہو۔

والسلام خاکسار عبدالسلام عمر خلف حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

احمدی مبلغ سے

ہر اک زمین میں دارالامان پیدا کر
تمام خلق کو شیطان نے کیا ہے ہلاک
سنانا تو نے ہے اقوام کو خدا کا کلام
مسیح وقت کے جس جا نہیں نشان وہاں
بغیر تیر جو کر لیتی ہے دلوں کو شکار
اٹھے جو شعلہ تو کھل جائے شاخ گل بنکر
کرشن و گوتم و زرتشت و ابن مریم کیا
تری رضا میں ہے سارے مقدسوں کی رضا

جہاں بھی جائے وہاں قادیان پیدا کر
پھر اپنی سانس سے مُردوں میں جان پیدا کر
دہن میں اپنے خدا کی زبان پیدا کر
خود اپنی ذات سے زندہ نشان پیدا کر
نگاہِ لطف کی ایسی کمان پیدا کر
وہ پختہ عزم دم امتحان پیدا کر
بلاغ حق میں محمد کی شان پیدا کر
مقدسوں کی رضا کا جہان پیدا کر

مٹا دے فرق نشیب و فراز اے تنویر
نئی زمین نیا آسمان پیدا کر

روشن الدین تنویر

ڈسپنسر کی ضرورت

تعلیم الاسلام کالج ڈسپنسری کے لئے ایک سند یافتہ یا تجربہ کار ڈسپنسر کی ضرورت ہے۔ خواہشمند اصحاب اپنی درخواستیں جلد بھجوا دیں۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائیگی۔ (پرنسپل تعلیم الاسلام کالج)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

قربانیوں کی عید

رقم فرمودہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

کافی عرصہ ہوا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ایک نہایت لطیف مضمون عیدالاضحیٰ کے متعلق مؤقر رسالہ نیرنگ خیال کے عید نمبر میں شائع ہوا۔ جو مکرم عبدالحمید صاحب آصف کے ذریعہ دستیاب ہوا ہے۔ جو عیدالاضحیٰ کی تقریب پر احباب کے استفادہ کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ ایڈیٹر

جسے لوگ عام طور پر عید الضحیٰ کہتے ہیں اس کا اصل نام عیدالاضحیٰ یا عیدالاضاحی ہے یعنی قربانیوں کی عید۔ جس طرح اس عید کا غلط نام لوگوں میں مشہور ہے۔ اسی طرح اس عید کا مقصد بھی لوگ بالکل غلط سمجھتے ہیں۔

اس عید کے متعلق حکم ہے کہ عیدالفطر کی نسبت جلدی پڑھی جائے۔ یعنی ابھی سورج نیزہ بھر اونچا ہوا ہو۔ تو اس کی نماز شروع ہو جانی چاہیئے۔ احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ نے بریدہ سے روایت کی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس عید کے دن نماز اور خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد ناشتہ تناول فرماتے تھے۔ اور امام احمد کی روایت میں یہ امر زائد ہے۔ کہ کھاتے بھی قربانی کے گوشت سے۔

یہ عید حج کے دوسرے دن ہوتی ہے۔ اور بہت سے مسلمان آج کل اس کی حقیقت صرف اس قدر سمجھتے ہیں۔ کہ قربانیاں کیں۔ اور خوب گوشت کھایا۔ حالانکہ یہ عید اپنے اندر ایک بہت بڑا سبق رکھتی ہے۔ اور ایک اہم تاریخی واقعہ کی یادگار ہے۔ جسے میں ذیل میں درج کرتا ہوں۔

ہزارہا سال گذرے بلکہ نہیں کہہ سکتے کہ تاریخی زمانہ سے بھی پہلے کسی وقت ایک بے برگ و گیاہ جنگل میں اللہ تعالےٰ کی یاد میں اسی کے حکم سے ایک معبد بنایا گیا تھا۔ اسکے بنانے والے کے متعلق یقین سے نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ کون تھا۔ لیکن یہ امر یقینی ہے کہ وہ معبد قومی اور ملی ہونے کے لحاظ سے دنیا میں سب سے پہلا معبد تھا۔ کچھ عرصہ تک لوگ اس معبد میں خدا تعالےٰ کا نام لیتے رہے۔ لیکن نہ معلوم کہ کیا تغیرات ہوئے کہ وہ جگہ ویران ہو گئی اور عبادت کرنے والے لوگ پراگندہ ہو گئے

مگر اللہ تعالےٰ کو یہ جگہ پیاری تھی۔ پس اس نے ارادہ کیا کہ اسے پھر سے آباد کرے اور ہمیشہ کے لئے دنیا کی ہدایت کا مرکز بنائے اللہ تعالےٰ کے علم سے کونسی چیز مخفی ہو سکتی ہے۔ اس نے اس جگہ کی آبادی کے لئے ایک ایسا مصطفےٰ انسان چنا۔ جس کی اولاد نے اپنی نورانی شعاعوں سے آج تک دنیا کو روشن کر رکھا ہے۔ یہ شخص ایک بت پرست بلکہ بت ساز گھرانے میں پیدا ہوا تھا۔ اور عراق کے شہر اُور کسدیم کا رہنے والا تھا۔ اس کے خاندان کے لوگوں کا گزارہ ہی بتوں کے چڑھاووں اور بت فروشی پر تھا۔ والد بچپن میں فوت ہو گئے تھے۔ اور چچا کی آغوش میں پلا تھا۔ جس نے اس کے ہوش سنبھالتے ہی اپنے بیٹوں کے ساتھ اسے بھی بت فروشی کے کام پر لگا دیا۔ حقیقت سے ناآشنا چچا کو یہ معلوم نہ تھا۔ کہ جس دل کو خالق کون و مکان چن چکا ہے۔ اس میں بتوں کے لئے کوئی جگہ نہیں ہو سکتی۔

پہلے ہی دن ایک امیر گاہک جو اپنی عمر کی انتہائی منزلیں طے کر رہا تھا۔ اور تھا بھی مالدار بت خریدنے کے لئے آیا۔ بت فروش چچا کے بیٹے خوش ہوئے کہ آج اچھی قیمت پر سودا ہو گا۔ بوڑھے امیر نے ایک اچھا سا بت چنا۔ اور قیمت دینے ہی لگا تھا۔ کہ اس بچہ کی توجہ اس گاہک کی طرف ہوئی۔ اور اس سے سوال کیا۔ کہ میاں بوڑھے تم قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھے ہو۔ تم اس چیز کو کیا کرو گے۔ اس نے جواب دیا۔ کہ گھر لے جاؤنگا۔ اور ایک صاف اور مطہر جگہ میں رکھ کر اس کی عبادت کرونگا۔ یہ سعید بچہ اس خیال پر اپنے جذبات کو نہ روک سکا۔ اور پوچھا تمہاری عمر کیا ہو گی اس نے اپنی عمر بتائی۔ اور اس بچہ نے نہایت حقارت آمیز ہنسی ہنس کر کہا کہ تم اتنے بڑے ہو۔ اور یہ بُت تو ابھی چند دن ہوئے میرے چچا نے بنوایا ہے۔ کیا تمہیں اس کے سامنے سجدہ کرتے ہوئے شرم نہ آئیگی؟ نہ معلوم اس بڈھے کے دل پر توحید کی کوئی چنگاری گری یا نہ گری۔ لیکن اس وقت اس بُت کا خریدنا اس کے لئے مشکل ہو گیا۔ اور وہ بُت وہیں پھینک کر واپس چلا گیا۔ اس طرح ایک اچھے گاہک کو ہاتھ سے جاتا دیکھ کر بھائی سخت ناراض ہوئے۔ اور اپنے باپ کو اطلاع دی۔ جس نے اس بچہ کی خوب خبر لی۔ یہ پہلی تکلیف تھی۔ جو اس پاک باز ہستی نے توحید کے لئے اٹھائی۔ مگر باوجود چھوٹی عمر اور کم سنی کے زمانہ کے یہ سزا جوش توحید کو سرد کرنے کی بجائے اسے اور بھی بھڑکانے کا موجب ہوئی۔ سزا نے فکر کا دروازہ کھولا۔ اور فکر نے عرفان کی کھڑکیاں کھول دیں۔ یہاں تک کہ بچپن کی طبعی سعادت جوانی کا پختہ عقیدہ بن گئی۔ اور آخر اللہ تعالےٰ کا نور ذہنی نور پر گر کر الہام کی روشنی پیدا کرنے کا موجب ہو گیا۔ اس نوجوان کا نام ابرام تھا۔ جو بعد میں ابراہام یا ابراہیم بن گیا۔

جب خاندان کے لوگ اس کی توحید کی تعلیمات سے تنگ آ گئے۔ تو انہوں نے اسے مشرک حکومت کے سامنے پیش کیا۔ اور حکومت اور امراء نے طرح طرح کے ظلم اس پر توڑے۔ یہاں تک اسے اللہ تعالےٰ کے حکم سے اپنے پیارے وطن کو خیرباد کہہ کر کنعان کی سرزمین میں جو اس وقت فلسطین کا حصہ ہے آ کر آباد ہونا پڑا۔ یہاں بھی تبلیغ توحید کا سلسلہ جاری رہا۔ لیکن ابھی تک یہ مقصد ظاہر نہ ہوا تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ کیوں اور کس غرض سے اس دور دراز ملک میں لایا ہے۔

حضرت ابراہیمؑ اور ان کی بیوی سارہؓ بھی جو اس وقت سری کہلاتی تھی۔ جس طرح ان کے خاوند اس وقت تک ابرام کہلاتے تھے عرصہ تک اس ملک میں رہے۔ لیکن ان کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوئی نہ بیٹا نہ بیٹی۔ آخر "سری" نے ابراہیمؑ سے کہا کہ ہمارے ہاں اولاد نہیں۔ میں چاہتی ہوں۔ کہ اس لونڈی کو جو مصر کے بادشاہ نے ہماری خدمت کے لئے دی ہے تو اپنی بیوی بنا۔ شاید اللہ تعالےٰ اس سے ہمیں اولاد عطا کرے۔ یہ نیک اور پاکباز عورت جسے "سری" نے لونڈی کہا۔ درحقیقت شاہ مصر کے خاندان کی ایک لڑکی تھی۔ اور اس نے ابراہیمؑ کی معجزانہ طاقتوں کو دیکھ کر ان کی دعاؤں کے حصول کی غرض سے ان کی خدمت کے لئے اسے ساتھ کر دیا تھا۔ اور اس کا نام ہاجرہؓ تھا۔ ابرام نے اپنی بیوی کی اس بات کو قبول کر کے ہاجرہؓ کو اپنی زوجیت میں لے لیا۔ اور خدا تعالےٰ نے بڑھاپے میں ابرام کو ایک لڑکا دیا۔ جس کا نام اس نے اسمٰعیلؑ رکھا۔ یعنی خدا نے ہماری دعا سن لی۔ اس بیٹے کی پیدائش پر خدا تعالےٰ نے ابرام کا نام ابراہام کر دیا۔ کیونکہ اسے نسل کی فراوانی اور آسمانی برکت کا وعدہ دیا گیا تھا۔ ابراہام کا تلفظ عربی زبان میں ابراہیمؑ ہے۔ اس وجہ سے عبرانی لوگ انہیں ابراہامؑ اور عرب ابراہیمؑ کہتے ہیں۔

"سری" جس نے خوشی سے ابراہیمؑ کو ہاجرہؓ کے بیوی بنانے کا مشورہ دیا تھا۔ ہاجرہؓ کے بچہ جننے پر کچھ دلگیر ہوئی۔ اور اس نے ہاجرہؓ اور اس کے بچہ کو تکلیفیں دینی شروع کیں۔ ابراہیمؑ کے دل پر قدرتاً اس تکلیف دہ اثر ہوا۔ لیکن بیوی کی سابقہ خدمات اور اخلاص کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ کچھ کہہ نہ سکے۔ بلکہ کہا تو یہی کہ ہاجرہؓ تمہاری لونڈی ہے۔ تم جس طرح چاہو اس سے سلوک کرو۔ آہ! ابراہیمؑ کو کیا معلوم تھا کہ یہ سب سامان کسی اور ہی غرض کے لئے ہیں۔ اور یہ سب واقعات ابراہیمؑ کے ترک وطن کے سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔

ان ہی ایام میں جب اسمٰعیلؑ کچھ بڑے ہو گئے تھے۔ اور اپنے والد کے ساتھ دوڑ دوڑ کر چلا کرتے تھے۔ ابراہیمؑ نے ایک خواب دیکھا جو یہ تھا۔ کہ وہ اسمٰعیلؑ کو خدا تعالےٰ کے لئے قربان کر رہے ہیں۔ اس زمانہ میں انسانوں کی قربانی کا عام رواج تھا۔ اور اسے خدا تعالےٰ کے فضل کے حصول کا ذریعہ سمجھا جاتا تھا۔ ابراہیم نے بھی خیال کیا۔ کہ اللہ تعالےٰ میرے اخلاص کا امتحان لیتا ہے۔ اور جھٹ اپنے بڑھاپے کی اولاد کو قربان کرنے کو تیار ہو گئے

اور بچہ سے محبت کے ساتھ پوچھا کہ تیری مرضی کیا ہے۔ بچہ گو چھوٹا تھا۔ مگر نور نبوت اُس کی پیشانی سے چمک رہا تھا۔ نیک باپ کی تربیت کی وجہ سے گو ابھی مذہب کی باریکیاں نہ سمجھ سکتا ہو لیکن اس قدر جانتا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو نہیں ٹالنا چاہئے جھٹ پٹ بولا۔ جس طرح چاہو۔ اللہ کے حکم کو پورا کرو۔ باپ نے آنکھوں پر پٹی باندھی۔ اور بیٹے کو ذبح کرنے لگا۔ مگر خواب کا مطلب درحقیقت کچھ اور تھا۔ اور اس کی تعبیر کسی اور طرح ظاہر ہونے والی تھی۔ اللہ تعالےٰ نے پھر الہام کیا کہ بس اب جانے دے۔ ہم تو اس بچہ کی نسل کے ذریعہ سے انسانوں کو زندہ کرنے والے ہیں۔ تو اسے مارتا ہے۔ تیرا اخلاص ثابت ہو گیا۔ اب اس وقت اس کے بدلہ میں صرف ایک بکرا ذبح کر دے۔

کچھ دنوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے "سری" کو بھی ایک بیٹا دیا۔ اور اس کا نام اسحٰقؑ رکھا گیا۔ جس کے معنی ہیں کہ خدا نے اس کے ذریعہ سے ابراہیمؑ کے خاندان کو ہنسایا۔ اسحٰقؑ کی پیدائش پر "سری" کا نام "سرہ" رکھا گیا۔ جسے عربی تلفظ میں سارہؓ کہتے ہیں۔ اور "ہا" اس لئے بڑھائی گئی کہ عبرانی میں یہ ترقی اور برکت کی علامت ہے۔

اسحٰق کی پیدائش کا یہ اثر ہوا کہ سارہؓ ہاجرہؓ اور اسمٰعیلؑ سے اور زیادہ رنجیدہ رہنے لگیں۔ اور آخر وہ وقت بھی آگیا کہ خدا تعالیٰ اس غرض کو پورا کرے جس کے لئے ابراہیمؑ کو کمسد نامی قوم کے اُور سے نکال کر فلسطین میں لایا گیا تھا۔ اور اس قربانی کا مطالبہ کرے جس کی خبر ابراہیمؑ کو پہلے رویا میں دی گئی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو حکم دیا کہ اپنی بیوی ہاجرہؓ اور اس کے معصوم اور چھوٹے بچے اسمٰعیلؑ کو دور جنگل میں فلاں مقام پر جا کر چھوڑ آؤ۔ اب ابراہیمؑ کو معلوم ہوا کہ اس رؤیا کی تعبیر کیا تھی جو انہوں نے اسمٰعیلؑ کو ذبح کرنے کے متعلق دیکھی تھی۔ اور وہ اپنی بیوی اور بچہ کو ایک بے آب وگیاہ بیابان میں چھوڑ آنے کے لئے تیار ہو گئے۔ جہاں انہیں چھوڑ کر آنا ظاہری حالات میں قتل کرنے کے مترادف تھا۔ جب اس جگہ پہنچے تو حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی نہ کوئی عمارت تھی۔ نہ کوئی آبادی اور نہ پانی تھا نہ کھانے کا کوئی سامان۔

اور پھر لطف یہ کہ سو سو میل تک بھی آبادی کا نام ونشان نہ تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کا حکم تھا۔ پس انہیں یقین تھا کہ اسی میں سب بہتری ہے۔ اور سمجھتے تھے کہ وہ جو خواب میں دیکھا تھا کہ بیٹے کو اپنے ہاتھ سے ذبح کر رہا ہوں وہ درحقیقت یہی قربانی تھی۔ اس طرح ایسے غیر آباد میدان میں جہیں کھانے کو سبزہ تک اور پینے کو کھاری پانی تک نہ تھا۔ بچہ کو چھوڑ کر جانا اسے اپنے ہاتھوں قتل کرنا نہیں تو اور کیا ہے؟ مگر اب وہ حکمت بھی ان پر ظاہر ہو گئی جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا بچہ یہاں چھوڑ کر جانے کا حکم دیا تھا۔ اور وہ حکمت اس قدیم معبد کی آبادی تھی۔ جسے خدا تعالیٰ اسمٰعیلؑ اور ان کی اولاد کے ذریعہ دنیا کے فائدہ کے لئے دوبارہ آباد کرنا چاہتا تھا۔

آخر جدائی کا وقت آگیا۔ ایک مشکیزہ پانی کا اور ایک تھیلہ کھجوروں کا پاس رکھ کر حضرت ابراہیمؑ اپنی بیوی اور بچہ کو یقینی موت کے سپرد کر کے واپس چلے مگر بشریت کے تقاضے کے ماتحت کچھ ایسے آثار ظاہر ہوئے کہ گو ہاجرہؓ اس تجویز سے بالکل غافل تھیں ان کے دل میں شک پیدا ہو گیا اور اپنے خاوند کے پیچھے روانہ ہوئیں۔ اور پاس پہنچکر پوچھا۔ ابراہیمؑ! ہمیں اس وادی میں چھوڑ کر جس میں نہ آدمی ہے۔ نہ کوئی اور چیز کہاں جا رہے ہو؟ جذبات غم کی شدت کی وجہ سے حضرت ابراہیمؑ نے کوئی جواب نہ دیا۔ اور ہاجرہؓ بار بار اس فقرہ کو دُہراتی رہیں۔ آخر تنگ آکر ہاجرہؓ نے کہا۔ کیا اللہ نے تم کو ایسا کرنے کا حکم دیا ہے؟ اس پر ابراہیمؑ نے جواب دیا کہ ہاں۔ حضرت ہاجرہؓ آخر ابراہیمؑ کی بیوی اور حضرت اسمٰعیلؑ کی والدہ تھیں۔ اس جواب کے بعد کب شکایت کر سکتی تھیں۔ جرأت اور دلیری سے جواب دیا۔ تب بیشک آپؑ چلے جائیں۔ جب خدا نے حکم دیا ہے تو وہ ہمیں ضائع نہیں کریگا۔ یہ کہہ کر واپس لوٹ آئیں اور بچہ کو بہلانے میں مشغول ہوئیں ابراہیمؑ جب نظروں سے اوجھل ہوئے تو بیوی اور بچہ کی محبت اور اس بیابان میں چھوڑ کر جانے کے خیال نے دلی جذبات کو اُبھار دیا۔ دل بھر آیا بیوی بچہ چونکہ دیکھ نہیں رہے تھے اب دلی جذبات کے اظہار میں کچھ ہرج نہ تھا قدیم معبد کے گرے ہوئے آثار کی طرف منہ کیا اور جذبات سے معمور دل کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی:-

"اے ہمارے رب میں نے تیرے حکم کے ماتحت اپنی اولاد میں سے ایک کو ایسی وادی میں جس میں کھانا ملنا تو الگ رہا سبزہ تک پیدا ہونا ناممکن ہے۔ تیرے مقدس معبد کے پاس چھوڑا ہے۔ اے میرے رب تاکہ وہ نماز کو قائم کریں۔ پس اے خدا لوگوں کے دلوں میں تحریک کر کہ وہ ان کی طرف مائل ہوں۔ اور تازہ بتازہ پھل اُن کے لئے مہیا کر دے تاکہ (یہ تیری قدرت کا مشاہدہ کر کے) تیرے فضل پر شکر کریں۔ اے میرے رب تو اسے بھی جانتا ہے۔ جسے ہم چھپاتے ہیں۔ اور اسے بھی جسے ہم ظاہر کرتے ہیں۔ اور اللہ سے آسمان اور زمین کی کونسی بات پوشیدہ ہو سکتی ہے"۔

یہ دعا کر کے متیقن دل کے ساتھ ابراہیمؑ تو گھر کی طرف روانہ ہوئے اور ہاجرہؓ اور اسمٰعیلؑ اس بیابان میں اکیلے رہ گئے۔

مشکیزہ بھر پانی اور ایک تھیلی کھجوروں کی کب تک ساتھ دیتے۔ آخر یہ چیزیں ختم ہو گئیں اور بھوک پیاس نے ان غریب الوطنوں کو ستانا شروع کیا۔ ماں میں قوت برداشت زیادہ تھی۔ مگر بچہ جلد نڈھال ہو گیا اور اس کی تکلیف دیکھنے کی برداشت نہ پا کر ماں ادھر ادھر دوڑنے لگیں کہ شاید کہیں سے غذا ملے یا پانی دستیاب ہو۔ پاس کوئی آبادی تو تھی نہیں ساری امید اسی پر تھی کہ کوئی بھولا بھٹکا قافلہ نظر آجائے تو اس سے مدد ملے۔ پاس ہی دو خشک پہاڑیاں تھیں۔ دوڑ کر پہلے ایک پر چڑھ کر چاروں طرف دیکھا۔ پھر دوسری پر چڑھ کر دیکھا۔ مگر کچھ نظر نہ آیا۔ پھر پہلی پہاڑی پر چڑھ گئیں اور اس کے بعد دوسری پر اسی طرح سات مرتبہ عمل کیا تھا کہ الہام ہوا۔ اور فرشتے کی آواز نے کہا کہ جا تیری قربانی قبول ہوئی۔ خدا تعالیٰ نے تیری فریاد سُن لی۔ زمزم کا چشمہ جس کا دہانہ بند تھا تیرے لئے اور تیرے بیٹے کے لئے رواں کر دیا۔ واپس آئیں تو دیکھا کہ واقعی چشمہ رواں ہے۔ بچہ کو پانی پلایا اور خود پیا۔ اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر ایمان اور بھی تازہ ہو گیا۔

پانی کا تو یوں انتظام ہوا۔ کھانے کا خدا تعالےٰ نے یہ انتظام کر دیا کہ قبیلہ جرہم کا ایک قافلہ راستہ بھول کر وہاں پہنچا۔ چونکہ پانی اُن کے پاس ختم ہو چکا تھا۔ اور ہمیشہ اس راستہ پر پانی کی تکلیف ہوتی تھی اُن سے اجازت لیکر ایک مستقل پڑاؤ اپنا اس جگہ پر انہوں نے بنا لیا اور اپنے آپ کو اسمٰعیلؑ کی رعایا قرار دیا۔ اور اس طرح اس شہر کی بنیاد پڑی جو مکّہ کے نام سے مشہور ہے۔ (زاد اللہ شرفہا)

جب اسمٰعیلؑ نوجوان ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو حکم دیا کہ اب جا اور اس مقصد کو پورا کر جس کے لئے اسمٰعیلؑ کو اس بے آب وگیاہ وادی میں رکھا گیا تھا یعنی ہمارے قدیم معبد کو پھر نئے سرے سے بنا۔ چنانچہ حضرت ابراہیمؑ پھر اس جگہ آئے اور اسمٰعیلؑ کے ساتھ مل کر اس گھر کو پھر سے تعمیر کیا۔ جو بیت اللہ کہلاتا ہے اور اس طرح اسمٰعیلؑ کی قربانی سے دنیا کی زندگی کی بنیاد پڑی۔

عید الاضحیٰ اس واقعہ کی یادگار ہے یعنی اُس بکرے کی قربانی کے بدلہ میں نہیں جو اسمٰعیلؑ کے بدلہ میں حضرت ابراہیمؑ نے ذبح کیا۔ بلکہ خود اسمٰعیلؑ کی قربانی کی یاد میں جو بیت اللہ کو آباد رکھنے کے لئے کی گئی۔ اور اس میں کیا شک ہے۔ کہ ابراہیمؑ کا اسمٰعیلؑ کو ایک بے آب وگیاہ وادی میں چھوڑ آنا اپنے ہاتھوں قتل کرنے کے مترادف تھا۔ بلکہ حقیقتاً اس سے بھی زیادہ کیونکہ قتل کرنے سے ایک منٹ میں جان نکل جاتی ہے۔ اور اس طرح اگر خدا تعالیٰ کا فضل نہ ہوتا تو انہوں نے سسک سسک کر جان دی ہوتی۔

بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ اسمٰعیلؑ کے قتل کرنے کی رؤیا محض امتحان کے لئے تھی کوئی حقیقت اس کے پیچھے پوشیدہ نہ تھی۔ جب ابراہیمؑ اس کے لئے تیار ہو گئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس سے منع کر دیا۔ حالانکہ یہ سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ کوئی ایسا حکم دیگا۔ جو اپنی ذات میں بُرا تھا۔ اور جسے یعنی انسانی قربانی کو وہ روکنا چاہتا تھا عقل اور اللہ تعالیٰ کی شان کے خلاف ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس رؤیا کی تعبیر یہی تھی کہ ایکدن ابراہیمؑ اسمٰعیلؑ کو خدا تعالےٰ کے حکم سے ایسی جگہ اور ایسے حالات میں چھوڑ کر آئیں گے کہ جہاں ظاہری حالات کے مطابق اُن کی موت یقینی ہو گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول کر کے ان کی زندگی کے سامان پیدا کر دے گا۔ اور ان کے ذریعہ سے اس قدیم معبد کو جسے اللہ تعالیٰ دنیا کا آخری معبد بنانا چاہتا تھا۔ آباد کرائے گا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

266
Digitized By Khilafat Library Rabwah

اس رویاء اور اس کی تعبیر سے اللہ تعالیٰ دنیا کو یہ سبق بھی دینا چاہتا تھا۔ کہ قربانی وہ نہیں جس میں انسان خود ہلاک ہو جائے، جیسا کہ دوسری قوموں میں رواج تھا کہ خود مر جاتے یا اپنے عزیزوں کو ذبح کر دیتے تھے۔ بلکہ قربانی یہ ہے۔ کہ انسان اس غرض سے اور اس طرح تکلیف اٹھائے۔ کہ اس کا فائدہ دنیا کو پہنچے۔ خدا تعالےٰ کو یہ پسند نہیں۔ کہ لوگ مریں۔ بلکہ اسے یہ پسند ہے۔ کہ لوگ زندہ ہوں۔ وہی قربانی اس کی نظر میں مقبول ہو سکتی ہے۔ جو بنی نوع انسان کی زندگی کا موجب ہو۔ اسی اصل کو ہم بکرا ذبح کر کے عید الاضحیٰ میں تازہ کرتے ہیں۔ حج ابراہیمؑ کی اس دعا کو پورا کرنے کا نشان ہے۔ کہ "اے ہمارے رب لوگوں کے دلوں میں تحریک کر۔ کہ وہ ان کی طرف مائل ہوں۔ اور ان کے لئے تازہ بتازہ پھل مہیا کر"۔

حج کے دنوں میں اس وادیٔ بے آب و گیاہ میں دنیا بھر کے لوگ جاتے ہیں۔ اور دنیا بھر کی نعمتیں جمع ہوتی ہیں۔ دوسرے سب دنیا کو اس خوشی میں کہ ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ کی قربانی کو اللہ تعالیٰ نے کامل طور پر قبول کیا۔ کہ آج تک اس کا بدلہ ان کی اولاد کو مل رہا ہے۔ اور آج تک اس قربانی کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کا گھر آباد ہے۔ قربانی کرتی ہے۔ اور اس طرح گویا اسماعیلؑ کے مقصد کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ کرتی اور اس سے اپنے اتفاق کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ سب کچھ ہے۔ لیکن کیا آج کل بھی مسلمان عید الاضحیٰ اسی قسم کے جذبات کے ساتھ مناتے ہیں۔ کیا یہ دن ہمارے دلوں میں عظیم الشان قربانیوں کی یاد تازہ کر کے جاتا ہے۔ یا عیاشی کے سمندر میں ایک اور غوطہ دینے کا موجب ہوتا ہے؟

معاش اور تبلیغ کا عمدہ موقع

ضلع جالندھر کے ایک گاؤں میں جو ریلوے اسٹیشن کے قریب واقع ہے۔ اگر کوئی طبیب کام کرنا چاہیں۔ تو ان کی طبابت کا کام اچھا چل سکتا ہے۔ اپنے طبی فن کی معقولیت کے ساتھ وہ تبلیغ کا کام بہتر طریق پر سر انجام دے سکتے ہیں۔ ان کے لئے دکان اور رہائش کا انتظام کر دیا جائے گا۔ جو صاحب اس جگہ کام کرنا چاہیں۔ وہ اس بارے میں مجھ سے خط و کتابت فرماویں۔

(ناظم تبلیغ مرکزیہ انصار اللہ قادیان)

انگریز قوم کی خوبیاں اور ایک نقص

واقفین تحریک جدید آہستہ آہستہ بیرونی ممالک کو روانہ ہو رہے ہیں۔ بعض جا چکے ہیں اور باقی تیاری میں مصروف ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے واقفین کو ہدایت فرمائی تھی۔ کہ باہر جا کر ان ممالک کے سیاسی و مذہبی حالات لکھتے رہا کرو۔ تا احباب کی دلچسپی کا باعث بن سکیں۔ اس سلسلہ میں خاکسار اختصار کے ساتھ انگریز قوم کے متعلق چند امور بیان کرتا ہے۔ یہ قوم آج کل دو انتہاؤں کی طرف جا رہی ہے۔ ایک انتہا خوبی کی ہے۔ اور دوسری نقص کی۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ اس قوم کی خوبیاں معلوم کر کے انہیں اپنے اندر پیدا کریں۔ دنیاداری میں۔ ظاہری برتاؤ میں اور مادی ترقیات میں یہ لوگ بہت آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ مگر خدا شناسی میں ہم ان کے استاد ہیں۔ ہمیں یہ بے بہا نعمت ان کو دینی چاہیئے۔

انگریز قوم چستی۔ بیداری۔ پھرتی اور حسن عمل کی زندہ تصویر ہے۔ قوم کا ہر فرد ان خوبیوں کا مظہر ہے۔ کاہلی اور سستی نام کو نہیں۔ ان کی پھرتی ان کی رفتار سے عیاں ہے۔ اور وقت کی پابندی ان کا شعار ہے۔ ایک دن مجھے صبح صبح باہر جانا پڑا۔ سردی بھی تھی۔ اور بارش بھی ہو رہی تھی۔ موسم ایسا تھا۔ کہ ہمارے ہندوستان میں بہت کم لوگ ایسے وقت باہر نکلتے ہیں۔ لیکن یہاں سٹیشن پر اس قدر بھیڑ تھی۔ کہ چلنے کے لئے Queue کیوؤں میں سے گذر کر جانا پڑتا تھا۔ اور یہ سب وہ لوگ تھے۔ جنہیں وقت پر اپنے اپنے دفاتر یا کارخانوں میں پہنچنا تھا۔ گویا موسم کی خرابی ان کے پروگرام میں حارج نہیں ہو سکتی۔ ان لوگوں نے اپنی عادت ہی کچھ ایسی بنائی ہے۔ کہ انہیں یہ باتیں محسوس نہیں ہوتیں۔ انہیں اپنے کام سے کام ہوتا ہے۔ پھر افراد میں سکون اور تحمل پایا جاتا ہے۔ گاڑی کا ڈبہ ہو۔ یا ہوٹل کا کمرہ۔ خواہ اس میں سینکڑوں افراد بیٹھے ہوں۔ لیکن کامل سکوت ہوگا۔ اگر کسی نے بات کرنی ہوگی۔ تو آہستگی سے کرے گا۔ تا دوسروں کے آرام میں مخل نہ ہو۔ یہ قوم ہمسایہ کے حقوق کا بہت خیال رکھتی ہے۔ چستی اور بیداری مردوں پر ہی موقوف نہیں۔ بلکہ عورتیں بھی اس قدر چستی سے کام کرتی ہیں۔ کہ ہندوستان میں اس کا تصوّر بھی نہیں ہو سکتا۔ آج کل دفتروں میں دکانوں میں کارخانوں میں۔ سفارتخانوں میں کام کرنے والی اکثر عورتیں ہیں۔ بعض بڑے بڑے کام کُلیتہً عورتوں ہی کے سپرد ہیں۔ جنہیں وہ نہایت عمدگی کے ساتھ سرانجام دے رہی ہیں۔

انگریز قوم تجارت کو ایک تنظیم کے ماتحت چلا رہی ہے۔ چھوٹے چھوٹے کام جو بظاہر بہت ادنیٰ نظر آتے ہیں۔ ان کے بھی الگ شعبے ہیں۔ اور ایک مشین کی طرح سب کام خود بخود ہوتے جاتے ہیں۔ تجارت کے متعلق اس قوم نے یہ گر پا لیا ہے۔ کہ تنظیم کے ذریعہ تجارت کامیاب ہو سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ یہاں سب کام کمپنیوں کے طریق پر ہوتے ہیں۔ الگ کوئی شخص تجارت شروع نہیں کرتا۔ نہ کارخانہ جاری کرتا ہے۔ ہمارے قادیان میں کئی الگ الگ کارخانے ہیں۔ اگر وہ سب مل کر ایک کمپنی بنا لیں۔ تو بہت سی محنت اور تشویش سے نجات ہو سکتی ہے۔ کیونکہ ایک ہی کام کے لئے ہر شخص کو علیٰحدہ علیٰحدہ دوڑ دھوپ نہ کرنی پڑے گی۔ بلکہ تقسیم کار کے ذریعہ سب کام عمدگی اور خوش اسلوبی کے ساتھ ہوں گے۔ پھر اس قوم کا ظاہری برتاؤ اس قدر دلکش ہے۔ کہ بے ساختہ تعریف کرنی پڑتی ہے۔ معمولی معمولی باتوں پر دوسرے کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کوئی بات کرے۔ تو نہایت نرمی اور محبت سے جواب دیتے ہیں۔ کسی کو کوئی تکلیف پہنچے۔ تو فوراً معذرت کرینگے۔ بلکہ ایسا بھی دیکھا ہے۔ کہ راہ چلتے اگر کسی کو آپ کے قدم سے ٹھوکر لگی ہے۔ تو قبل اس کے کہ آپ معذرت کریں۔ وہ شخص معذرت کر لیگا۔ پھر مثلاً کسی سے راستہ دریافت کیا ہے۔ تو وہ سہل ترین پیرایہ میں آپ کی راہنمائی کرے گا۔ اور بعض اوقات ساتھ چل پڑیگا۔ یہ تو عام لوگوں کا حال ہے۔ یہاں کی پولیس نہایت ہمدردی سے پیش آتی اور اخلاص اور توجہ سے امداد پہنچاتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ ہندوستان کی پولیس کو یہاں کی پولیس سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ یہاں کی پولیس اپنے آپ کو پبلک کا ادنیٰ خادم سمجھتی اور اسی طرح عمل کرتی ہے۔

اب میں دوسرا پہلو بیان کرتا ہوں۔ یہ دنیاداری میں ہوشیار قوم دین کے بارہ میں خواب خرگوش میں پڑی ہے۔ مذہب اس کے لئے بے معنی اور خدا تعالیٰ کی ہستی غیر ضروری چیزیں ہیں۔ انہیں اپنی مادی ترقیات کی دھن ہے۔ جن کے حصول کے لئے یہ قابل تعریف طریق پر کام کر رہے ہیں۔ لیکن اس سے کہیں زیادہ قابل افسوس ان کی مذہب سے بے اعتنائی ہے۔ یہ اپنے مادی مفاد کو کسی چیز کے لئے بھی قربان نہیں کر سکتے۔ قربانی کا مادہ ان میں بہت ہے۔ قوت برداشت بھی حد درجہ کی پائی جاتی ہے۔ آرام کو قربان کرنا بھی جانتے ہیں۔ مسلسل اور ان تھک کوشش اور لگاتار محنت اور استقلال کے ساتھ محنت سب کچھ ان کا طرۂ امتیاز ہیں۔ لیکن کس لئے؟ محض دنیا کے لئے صرف مادی مفاد کی خاطر۔ ان کی یہ حالت دیکھ کر بے اختیار زبان پر انا للہ وانا الیہ راجعون جاری ہوتا ہے۔ جب کبھی ہم ہائڈ پارک میں جاتے ہیں۔ تو کہیں عیسائی واعظ لیکچر دے رہا ہوتا ہے۔ سامعین میں سے غالب اکثریت معترضین کی حیثیت سے ہوتی ہے۔ جو مذہب اور خدا تعالےٰ کی ذات پر اعتراضات کی بوچھاڑ شروع کر دیتے ہیں۔ جس کا جواب عیسائی وکیل سے بن نہیں پڑتا۔ افسوس کہ مذہب کی غلط تصویر ان لوگوں کو مذہب کی حقیقت سے متنفر کر رہی ہے۔ کاش اس محنتی اور باہمت اور بیدار قوم کو جس کے افراد میں معقولیت اور سنجیدگی بھی موجود ہے۔ سچے مذہب اسلام کی حقیقت سے آگاہی ہو اور یہ دل و جان سے اس ذات کی تلاش میں لگ جائیں جس کی پیدا کردہ دنیا کے حصول میں اس قدر کوشاں ہیں۔

گو مذہب کے متعلق ان کا موجودہ رویہ اور ان کی بے اعتنائی اور بے تعلقی اور روحانیت سے ان کا استہزاء بظاہر مایوس کن ہے لیکن ہم مایوس نہیں۔ کیونکہ جیسا کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرما چکے ہیں۔ آئندہ زمانہ میں اس قوم کو بہت ترقیات اور عروج حاصل ہونے والا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس قوم کے متعلق ایک مرتبہ فرمایا تھا۔ یہ معقولیت پسند لوگ ہیں۔ ابھی انہیں اسلام کی حقیقت کا علم نہیں۔ جب ان کے سامنے مذہب کو اصل صورت میں پیش کیا گیا۔ تو یہ نہ صرف اس کو مانیں گے۔ بلکہ نہایت مخلصانہ طریق پر اس کی تعلیم پر عمل پیرا ہوں گے۔ اور ابھی اس تغیر کی جھلک انگریز نومسلموں میں ملتی ہے۔ اور مثال کے طور پر ایک انگریز نوجوان مسٹر آرچرڈ کو پیش کیا جا سکتا ہے۔ جو اسلام پر دل و جان سے فدا ہیں۔ خدا تعالیٰ اس نوجوان کے ایمان و اخلاص میں برکت دے۔ خاکسار ناصر احمدؐ واقف تحریک از لنڈن

اعانت الفضل

موجودہ حالات میں اخبار کی قیمت بروقت ادا کردینا ہی ایک بڑی اعانت ہے۔ جن دوستوں نے ایسا نہ کیا ان کے نام وی پی بھیجے گئے ہیں۔ اگر وہ ان کو وصول فرمالیں۔ تو یہ بھی اعانت کی ایک مؤثر صورت ہے۔

یہ بھی خیال رہے کہ عدم وصولی کی صورت میں وہ حضرت امیرالمومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے ایمان پرور خطبات اور زندگی بخش ارشادات و ملفوظات کے مطالعہ سے یقیناً محروم ہو جائیں گے کیونکہ ان کا پرچہ بند ہو جائے گا۔ والسلام

(مینجر)

خریداران الفضل کی خدمت میں ضروری گزارش

بعض دوست یہ شکایت کرتے رہتے ہیں کہ انہیں اخبار باقاعدہ نہیں ملتا۔ اور بعض اوقات تین تین چار چار پرچے اکٹھے ملتے ہیں۔ ایسے دوستوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ چند ایک ایسے پرچے جو ان کو اکٹھے ہی روز ملے ہوں بصورت پیکٹ مجھے بھجوادیں تا دیکھا جاسکے کہ وہ کہاں رُکے رہتے ہیں۔ جہاں تک معلوم ہوسکا قادیان کے ڈاکخانہ سے تو سب پرچے روزانہ روانہ کردیا جاتا ہے۔ محکمہ ڈاک سے تعلق رکھنے والے دوست بھی اس بارہ میں مشورہ دیں کہ اس کے کیا وجوہ ہوسکتے ہیں۔ اور اسے کس طرح دور کیا جاسکتا ہے۔ والسلام

(خاکسار مینجر)

ڈپٹی رکروٹنگ آفیسر قادیان میں

لفٹیننٹ اے لطیف صاحب ڈپٹی رکروٹنگ آفیسر (رائل انڈین نیوی)

۱۶ لغایت ۱۸ نومبر ۱۹۴۵ء تک قادیان میں

تشریف فرما ہونگے۔ جن لڑکوں کی تعلیم آٹھویں جماعت تک اور عمر ۱۵ سے ۱۶½ سال تک ہو۔ ان کے لئے مستقل ملازمت حاصل کرنے کا بہترین موقع ہے بشرطیکہ وہ والدین یا گارڈین کی تحریری اجازت پیش کرسکیں۔

اُمیدوار ڈپٹی رکروٹنگ آفیسر صاحب کو ان ایام میں صاحبزادہ کیپٹن مرزا شریف احمد صاحب کی کوٹھی پر مل سکتے ہیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

احمدیت کے متعلق پانچ سوالات

۱۔ اگر میں احمدیت کا اظہار کردوں تو غیر احمدی مجھے کافر کہیں گے۔ یا مجھے ان کو کافر سمجھنا ہوگا۔

۲۔ احمدی غیر احمدی کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ حالانکہ ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ مسجد میں جاکر باجماعت نماز پڑھے

۳۔ قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے ہمارا نام مسلم رکھا ہے۔ پھر ہم کیوں احمدی نام رکھیں۔ اور ایک نیا فرقہ قائم کریں۔؟

۴۔ کیا قرآن شریف و حدیث شریف سے فرض ہے کہ ہم اور ہماری نجات کیلئے مسیح و مہدی کو علانیہ طور پر مانیں۔؟

۵۔ کیا مذکورہ بالا حالات کے ماتحت خفیہ بیعت قبول کی جائے گی۔

جواب منجانب امام جماعت احمدیہ قادیان ــــ اس کے علاوہ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خاکسار کے مضامین و چیلنج بھی شریک ہیں۔ یہ چالیس صفحہ کا رسالہ انشاء اللہ تبلیغ کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا۔ قیمت ایک روپیہ کے ۲۰ عدد اور حق کے طالبوں کو کارڈ آنے پر مفت۔

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

مبلغ پچاس روپے انعام

:۔ ۷ نومبر کو قادیان کے سٹیشن سے ایک سوٹ کیس مع گھڑی جو دوست آوازیں دینے کے بعد لے گئے۔ وہ براہ مہربانی مجھے میرا سامان پہنچادیں۔ تو ان کی خدمت میں مبلغ پچاس روپے بطور انعام پیش کئے جائیں گے۔ اگر کوئی صاحب مجھے ان صاحب کے پتہ سے مطلع فرمائیں گے۔ ان کو بھی مبلغ پچاس روپے انعام دیا جائے گا۔

خاکسار:۔ مرزا الطاف الرحمٰن تبسم محلہ دارالعلوم قادیان

اکسیر خارش

اس کے چند یوم کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہو جاتی ہے۔ نیز پرانے چنبل کے لئے بھی بے حد مفید ہے۔ قیمت -/۸/۱ فی اونس

حمیدیہ فارمیسی قادیان

خودنوشت سوانح حیات

قبلہ والدم بزرگوار مولوی محمدؐ دلپذیر صاحب مرحوم بھیروی جس کے ساتھ آپکا فوٹو بھی شامل ہے قیمت ۱۲ علاوہ محصولڈاک۔ دیگر کتب بھی احباب منگواسکتے ہیں۔

مینجر شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور

تارک افیون

:۔ مدک و چانڈو۔ افیون کی تباہ کاریاں ظاہر ہیں۔ لوگ اسکو کبھی استعمال کرکے اپنی زندگی کو اپنے ہاتھوں سے کھو رہے ہیں اور اپنی زندگی کی امنگوں کو یاس و حسرت سے بدلتے ہیں۔ غرضیکہ افیون کا استعمال ہر صورت میں بُرا ہے اور افیون کھاکر اپنے روپے کو برباد کرتے ہیں۔ اس دوا کے استعمال سے افیم مدک۔ چانڈو ہمیشہ کیلئے چھوٹ جائے گی۔ یہ نہایت مجرب دوا ہے۔ اس دوا سے نہ آنسو بہتے ہیں نہ ناک بہتی ہے نہ جماہی آتی ہے۔ نہ پیٹ میں مروڑ ہوتے ہیں۔ نہ ہاتھ پیروں میں درد ہوتا ہے پانچ روز میں چھوٹ جاتی ہے

قیمت پانچ روپے ۵، پتہ مولوی حکیم ثابت علی دہلوی (ریختہ ساز) محمود نگر ۲۵ لکھنؤ

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین کے اثرات بد کا شکار ہوئے بغیر اگر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں ــــ تو

"شباکن"

استعمال کریں قیمت ۱۲ قرص ۱۲ پچاس قرص ۱۳ ر

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

رائل انڈین نیوی میں

لڑکوں کی بھرتی

لڑکے جو کہ ملاح بننے کے خواہشمند ہوں اور رائل انڈین نیوی میں مستقل مستقبل بنانا چاہیں۔ ذیل کے فوجی بھرتی کے دفتروں پر نومبر ۱۹۴۵ء کے دوران میں کسی کاروباری دن پر حاضر ہوں

ریکروٹنگ دفتر	ــــ	دھلی
" "	ــــ	جالندھر
" "	ــــ	لاہور
" "	ــــ	راولپنڈی
" "	ــــ	پشاور

تعلیم:۔ آٹھویں جماعت تک عمر:۔ ۱۵ سے ۱۶½ سال تک

اس شاخ میں بھرتی ہونے کے لئے والدین کی اجازت ازحد ضروری ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے کسی نزدیکی ریکروٹنگ افسر کو لکھیں

نارتھ ویسٹرن ریلوے

۱۵ نومبر ۱۹۴۵ء سے ٹائم ٹیبل میں حسب ذیل تبدیلیاں ہوں گی

۱ — اوقات میں تبدیلیاں

ٹرین نمبر		کس سٹیشن سے	روانگی	کس سٹیشن تک	آمد
۴۰۶	ڈاؤن	جالندھر شہر	۸—۰	مکیریاں	۱۰—۴۰
۲۰۴	،،	کھدا کورالا	۱۲—۴۱	،،	۱۳—۴۰
۴۰۴	،،	جالندھر شہر	۱۷—۵۵	،،	۲۰—۴۰
۴۰۳	اپ	مکیریاں	۵—۱۰	جالندھر شہر	۷—۳۸
۲۰۳	،،	،،	۱۱—۲۲	،،	۱۴—۰
۴۰۵	،،	،،	۱۶—۱۵	،،	۱۸—۵۵
۳۸۹	،،	ہوشیارپور	۱۷—۳۵	،،	۲۱—۴۰
۳۶۷	،،	،،	۱۵—۴۸	،،	۱۷—۱۴
۳۹۰	ڈاؤن	جالندھر شہر	۱۴—۵۰	ہوشیارپور	۱۶—۲۵
۱۶۴	،،	،،	۱۲—۴۵	،،	۱۴—۴۵
۱۳۷	اپ	وزیرآباد	۱۵—۲۰	جموں (توی)	۱۷—۵۵
۲۹۴	ڈاؤن	سیالکوٹ	۱۶—۳۵	وزیرآباد	۱۷—۴۷
۱۷۲	،،	لاہور	۱۱—۳۰	پٹھانکوٹ	۱۶—۴۷
۳۲۱	اپ	پٹھانکوٹ	۱۳—۳۰	مغلپورہ	۱۸—۴۹
۳۱۷	،،	،،	۱۷—۵۴	امرتسر	۲۰—۲۵
۱۵۷	،،	قادیان	۱۸—۵۰	بٹالہ	۱۹—۲۰
۳۰۲	ڈاؤن	امرتسر	۱۴—۰	نارووال	۱۶—۱۹
۳۰۴	،،	،،	۱۷—۱۵	سیالکوٹ	۲۳—۳۰
۳۱۲	،،	جسڑ	۱۶—۴۴	نارووال	۱۶—۳۷
۱۰۸	،،	دینانگر	۲۳—۱۴	پٹھانکوٹ	۲۳—۵۵
۱۰۹	اپ	دھاریوال	۹—۴۰	چھینہ	۹—۵۰
۲۹۲	ڈاؤن	جموں (توی)	۶—۱۵	وزیرآباد	۹—۱۳
۲۹۳	اپ	سمبڑیال	۸—۳۰	سیالکوٹ	۹—۵
۱۲۹	،،	لاہور	۱۶—۴۴	وزیرآباد	۱۹—۴۵
۱۲۶	ڈاؤن	وزیرآباد	۱۹—۶	سدھوکے	۲۱—۶
۶۸	،،	کٹھالہ	۷—۵	وزیرآباد	۷—۱۴

۲ — زائد گاڑیاں

ٹرین نمبر		کس سٹیشن سے	روانگی	کس سٹیشن تک	آمد
۱۵۹	اپ	قادیان	۱۴—۴۵	بٹالہ	۱۵—۱۵
۱۶۰	ڈاؤن	بٹالہ	۱۷—۰	قادیان	۱۷—۳۵
۲۹۱	اپ	لاہور	۱۵—۳۵	وزیرآباد	۱۸—۵۵
۲۹۲	ڈاؤن	وزیرآباد	۹—۳۸	لاہور	۱۲—۲۰
۳۱۳	اپ	نارووال	۱۶—۵۸	چک امرو	۱۸—۴۰
۳۱۴	ڈاؤن	چک امرو	۱۹—۱۵	نارووال	۲۰—۵.۵
۳۲۱	اپ	پٹھانکوٹ	۱۳—۳۰	امرتسر	۱۶—۵۵

۳ — منسوخ شدہ گاڑیاں

ٹرین نمبر		کس سٹیشن سے	روانگی	کس سٹیشن تک	آمد
۳۱۵	آپ	نارووال	۲۱—۴۰	چک امرو	۲۳—۵
۳۱۶	ڈاؤن	چک امرو	۴—۳۰	نارووال	۶—۱۳
۱۳۱	اپ	پٹھانکوٹ	۲۴—۰۰	امرتسر	۴—۳۰

۴ — جن گاڑیوں میں توسیع کی گئی۔

نمبر ۳۲۱ آپ۔ جو امرتسر اور لاہور کے درمیان چلتی ہے۔ پٹھانکوٹ سے ہو جائے گی۔

نمبر ۲۹۱ آپ اور نمبر ۲۹۲ ڈاؤن جو وزیرآباد اور جموں (توی) کے درمیان چلتی ہے۔ لاہور سے اور لاہور تک ہو جائے گی۔

۵ — مندرجہ ذیل قیام بند کر دیئے جائیں گے

نمبر ۳۱۷ آپ۔ جھاکو لاڑی۔ پرمانند۔ سوہل۔ چھینا۔ جنیتی پور اور کتھونگل۔

۶ — مندرجہ ذیل قیام ہوا کریں گے

نمبر ۴۰۶ ڈاؤن
،، ۲۰۴ ،،
،، ۲۰۳ آپ
،، ۴۰۵ آپ
} گرنا صاحب پر

۷ — حسب ذیل گاڑیوں میں فرسٹ کلاس کے مسافر سفر نہ کر سکیں گے

ٹرین نمبر	کس سٹیشن سے	کس سٹیشن تک	ٹرین نمبر	کس سٹیشن سے	کس سٹیشن تک
۱۳۱ - اپ	امرتسر	لاہور	۳۰۶ ڈاؤن	امرتسر	سیالکوٹ
۱۷۰ - ڈاؤن	لاہور	امرتسر	۲۹۷ آپ	سیالکوٹ	نارووال
۳۰۲ - ،،	امرتسر	نارووال	۲۹۸ ڈاؤن	نارووال	سیالکوٹ
۳۱۳ اپ	نارووال	چک امرو	۳۰۵ آپ	سیالکوٹ	امرتسر
۳۱۴ ڈاؤن	چک امرو	نارووال	۳۰۴ ڈاؤن	امرتسر	سیالکوٹ
۳۰۱ آپ	نارووال	امرتسر	۳۰۳ آپ	سیالکوٹ	امرتسر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

۸ — درمیانی سٹیشنوں پر گاڑیوں کی آمد و رفت کے اوقات متعلقہ سٹیشن ماسٹروں — یا — چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ سے معلوم کئے جاسکتے ہیں +

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۳ نومبر۔ آج برطانوی پارلیمنٹ کے ایوان عام میں وزیر خارجہ مسٹر ارنسٹ بیون نے فلسطین کے بارے میں برطانوی پالیسی کی وضاحت کی۔ آپ نے کہا۔ برطا[illegible] سالمہ مشورہ کرنے کے بعد طے کیا ہے۔ کہ مسئلہ یہود کے سارے پہلوؤں پر غور کرنے کے لئے امریکی اور برطانوی نمائندوں پر مشتمل ایک مجلس تحقیقات قائم کی جائے۔ جو یورپ اور دنیا کے دیگر اقطاع میں اس مظلوم انسانی آبادی کے مصائب کی روئیداد مرتب کرے۔ اس ضمن میں سفارش کی گئی ہے۔ کہ فلسطین کو جمعیت امم اتحاد کی تولیت میں دے دیا جائے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ فلسطین کا مسئلہ بڑا نازک ہے۔ کیونکہ اس خطہ زمین میں جو واقعات رونما ہوتے ہیں۔ ان کی صدائے بازگشت سارے مشرقی وسطی بلکہ ہندوستان تک جا پہنچی ہے۔ ہم نے اس بارے میں متعلقہ جماعتوں سے مواعید بھی کر رکھے ہیں۔ اس لئے حکومت برطانیہ اس بارے میں حزم و احتیاط کے جادہ سے انحراف نہیں کر سکتی۔

یروشلم ۱۲ نومبر۔ موثق حلقوں کا بیان ہے۔ [illegible] سکیم کے عربوں اور یہودیوں کی الگ الگ میونسپلٹی قائم [کر]نے کی تجویز کو اصول کے طور پر تسلیم کر لیا گیا ہے۔

[ی]روشلم ۱۲ نومبر۔ فلسطین کے ہزارہا [یہو]دیوں نے آج یوم گریہ وزاری منایا۔

[بٹ]اویہ ۱۳ نومبر۔ برطانوی فوجی حکام نے [ہالین]ڈ و انڈونیزی فوجوں کو جزائر شرق الہند [میں] اترنے کی اجازت نہیں دی۔

[مد]راس ۱۳ نومبر۔ مدراس میں حرمین الشریفین [ا]عانت کے [illegible] جو سرمایہ جمع کیا گیا ہے۔ وہ [illegible] لاکھ پانچ ہزار ایک سو دس روپیہ ایک آنہ [ہو] چکا ہے۔ کمیٹی یہ کوشش کر رہی ہے۔ [کہ حک]ومت ہند سے اجازت حاصل کر کے [illegible] ہزار روپیہ کا سامان خوراک حجاز بھیجا [جائ]ے۔ تاکہ وہاں مساکین اور مصیبت زدہ [لوگوں] میں تقسیم کیا جائے۔

[چنگکن]گ ۱۲ نومبر۔ چینی سپہ سالار کی رپورٹ [اخب]ارات میں شائع ہو چکی ہے۔ مظہر ہے [کہ چین م]یں دس لاکھ ۸۲ ہزار جاپانی سپاہ [illegible] رکھوائے گئے ہیں۔

[دار ال]سلام ۔ مشرقی افریقہ ۱۲ نومبر۔ شمالی [illegible] کے قصبہ نوشی میں یہ خبر مشہور ہوئی کہ ایک افریقی کو جو کسی ہندوستانی کا ملازم تھا۔ قتل کر دیا گیا ہے۔ اس پر افریقیوں نے ہندوستانیوں کی دکانیں لوٹ لیں۔ اور ان پر پتھراؤ کیا۔ بعد میں معلوم ہوا۔ کہ مقتول آرام سے گھر میں موجود ہے۔

لنڈن ۱۲ نومبر۔ سیاسی اور معاشی ترقی کا نقشہ تیار کرنے والی مجلس نے تحقیق و تفتیش کے بعد جو اعداد و شمار مرتب کئے ہیں۔ ان سے یہ نتیجہ مرتب ہوتا ہے۔ کہ اگر برطانیہ نے نقل مکانی کی تجویز کو قبول نہ کیا۔ یا اگر زمانہ قبل از جنگ کی شرح پیدائش منقلب نہ ہوئی۔ تو ایک سو سال تک برطانیہ کی آبادی ایک کروڑ چالیس لاکھ رہ جائیگی۔

لنڈن ۱۳ نومبر۔ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ۱۹۴۴ء کا نوبل پرائیز انٹرنیشنل کمیٹی آف ریڈ کراس جنیوا کو دیا گیا ہے۔ یہ پرائز جنگ کے دوران میں بہترین کام کرنے کے عوض دیا گیا ہے۔

لاہور ۱۳ نومبر۔ لاہور سٹوڈنٹس کانگرس کے فیصلہ کے مطابق کہ ۱۲ نومبر کو طلباء اور طالبات پر پولیس کے لاٹھی چارج کے خلاف پروٹسٹ کرنے کے لئے آج طلباء نے ہڑتال رکھی سکولوں کے طلباء بھی ہڑتال میں شامل ہوئے۔

ماسکو ۱۳ نومبر۔ روسی اخبارات نے آج اٹیلی۔ ٹرومین اور میکنزی کنگ کی ملاقات کی کوئی خبر شائع نہیں کی۔ روس میں اٹامک بم کی طاقت کا سوال گہری دلچسپی کا موجب بنا ہوا ہے۔ ایم مولوٹف کی تازہ تقریر کے بعد اس سوال میں روسیوں کی دلچسپی بہت بڑھ گئی ہے۔

لاہور ۱۳ نومبر۔ آج ہائی کورٹ کے جسٹس تیجا سنگھ نے لالہ کدار ناتھ سہگل کو دو ہزار روپیہ کی ضمانت پر رہا کئے جانے کا حکم دیا ہے۔ مگر یہ پابندی عاید کر دی ہے۔ کہ تا فیصلہ مقدمہ آپ کوئی سیاسی تقریر نہ کریں۔

لنڈن ۱۳ نومبر۔ آج ہاؤس آف کامنز میں وزارت خارجہ کے ترجمان نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ یہ بات بھاری اہمیت رکھتی ہے۔ کہ برطانیہ اور روس کے باہمی اختلافات کے متعلق مبالغہ آمیزی سے کام نہ لیا جائے۔ آپ نے مزید کہا۔ کہ یہ بات ناممکن ہے۔ کہ دوران جنگ میں فاتح اقوام کے مابین جو اختلافات پیدا ہو چکے ہیں۔ ان کا فوراً تصفیہ ہو جائے۔ بہرحال گورنمنٹ اختلافات کو دور کرنے کی پوری کوشش کر رہی ہے۔

بمبئی ۱۳ نومبر۔ مسٹر جناح نے آج ایک انٹرویو میں برطانوی حکومت سے مطالبہ کیا۔ کہ انڈونیشیا سے تمام ہندوستانی فوجیں فی الفور بلائی جائیں۔

بمبئی ۱۳ نومبر۔ پنڈت نہرو نے ایک پریس کانفرنس میں کہا۔ کہ پاکستان کئی نئے مسائل پیدا کر دے گا۔ آپ نے مزید کہا۔ کہا۔ کہ کانگرس صوبائی انتخابات میں ہر ایک مسلم نشست کے لئے براہ راست یا قوم پرست مسلمان جماعتوں کی مدد سے حصہ لیگی۔

قاہرہ ۱۳ نومبر۔ [illegible] لیگ نے فلسطین کے سوال پر کوئی خفیہ فیصلہ کیا ہے۔ لیگ کے ایک ترجمان نے لیگ کا فیصلہ بتانے سے انکار کر دیا۔ اس نے صرف اتنا کہا۔ کہ برطانی اور امریکی حکومتوں کو پیش کرنے کے لئے یادداشتیں تیار کی جا چکی ہیں۔

اجمیر ۱۳ نومبر۔ شہر میں دستی اشتہارات دیواروں پر چسپاں پائے گئے۔ جن میں لکھا تھا۔ کہ اگر آزاد ہند فوج کے افسروں اور سپاہیوں کو کوئی تکلیف پہنچائی گئی۔ تو اس کے نتائج ہولناک ہوں گے۔

اسلو ۱۳ نومبر۔ ناروے نیوز ایجنسی کی اطلاع کے مطابق نوبل پیس پرائیز مسٹر کارڈل ہل سابق وزیر خارجہ امریکہ کو دیا گیا ہے

بٹاویہ ۱۴ نومبر۔ پانچواں ہندوستانی ڈویژن سورابایا میں اور اندر کی طرف بڑھ گیا ہے۔ اور سرکاری عمارتوں پر قابض ہو گیا ہے۔ اس کے دستوں کی مدد کے لئے بحری جہاز بھی مصروف عمل ہیں۔

ٹوکیو ۱۴ نومبر۔ اعلیٰ اتحادی کمانڈر جنرل میکارتھر نے جاپان کی قدامت پسند حکومت کے ڈھانچہ کو بدلنے کے لئے کچھ مزید اقدامات کئے ہیں۔ آپ نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ جاپان کی تمام زرعی زمینوں کو پھر سے جاپانی کسانوں میں بانٹا جائیگا۔

لنڈن ۱۴ نومبر۔ وزیر اعظم برطانیہ مسٹر اٹیلی نے کل واشنگٹن میں جو تقریر کی تھی۔ اس کی برطانوی اخبارات نے بہت تعریف کی ہے۔ آپ نے سب اقوام میں باہمی ربط و اتحاد کے متعلق جو تجاویز بتائیں۔ ٹائیمز نے انہیں بہت مفید قرار دیا ہے۔

لنڈن ۱۴ نومبر۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر بیون نے قضیہ فلسطین کے بارے میں پارلیمنٹ میں جو بیان دیا تھا۔ اس پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ فلسطین میں کوئی اقدام کرنے سے پیشتر یہود اور عربوں سے مشورہ کرنا ضروری ہے۔ مگر کسی فریق کو یہ خیال نہ ہونا چاہیئے۔ کہ طاقت اور زور سے اپنی بات کو منوا سکے گا۔

لنڈن ۱۴ نومبر ڈڈکوٹ (برک شائر) کے مقام پر ہاروبل کے ہوائی میدان میں ایٹمی قوت کے تجرباتی اسٹیشنوں میں جدید ترین مشینری اور سامان باقاعدہ نصب کیا جانے والا ہے۔ پروفیسر ایس کاک روفٹ کو ڈائرکٹر منتخب کیا گیا ہے۔ امریکہ میں ایٹمی قوت پیدا کرنے کا تو ایک کارخانہ ہے۔ لیکن تحقیقات کرنے کے کام کیلئے ڈڈکوٹ کے پیمانہ کا کوئی اسٹیشن نہیں ہے۔

لنڈن ۱۴ نومبر ایک برطانوی سائنسدان نے ایک ایسا چشمہ ایجاد کیا ہے۔ جس پر پاؤں رکھ دینے یا جسے گرا دینے یا موڑ دینے سے اس چشمہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

چنکنگ ۱۴ نومبر۔ منچوریا میں سنٹرل گورنمنٹ کی فوجیں بڑی تیزی سے پیشقدمی کر رہی ہیں۔ ایک سرحدی شہر سے صرف میل بھر کے فاصلہ پر ہیں۔

دہلی ۱۴ نومبر۔ حکومت ہند کے محکمہ سول سپلائی نے صوبائی اور سنٹرل حکومتوں کے نمائندگان کی ایک کانفرنس بلائی ہے۔

بٹاویہ ۱۴ نومبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ سورابایا میں نیشنلسٹ بڑی شدید مزاحمت کر رہے ہیں۔ برطانوی دستوں کو کچھ اور کامیابی ہوئی ہے۔ ہوائی جہازوں نے آج پھر بڑی سرگرمی کا مظاہرہ کیا۔

یروشلم ۱۴ نومبر۔ یہودیوں نے آج مسٹر بیون کے بیان کے چند گھنٹے بعد ہڑتال کا اعلان کر دیا۔ اس پر گاڑیوں کا آنا جانا رک گیا۔ واٹرورکس [illegible] اور سرکاری دفاتر میں کام کرنے والے یہودی کام چھوڑ کر چلے گئے۔ یہودیوں کو مسٹر بیون کی تقریر پر اعتراض [illegible]